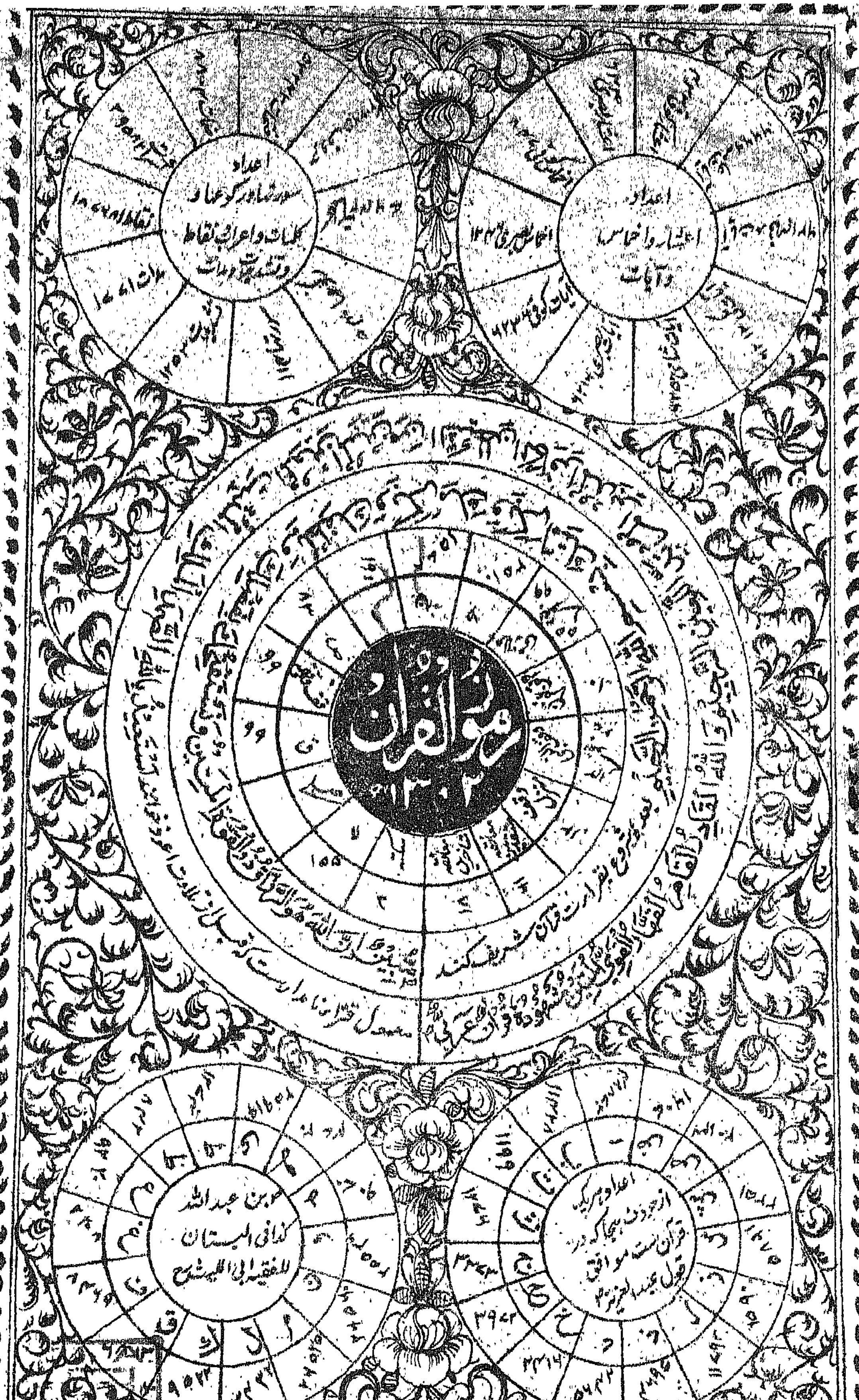

رموز القرآن
۱۳۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس خالق کائنات کی سزاوار ہے کہ لا الہ الا اللہ ۔ اور نعت اوس اشرف المخلوقات کی زیبا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ ۔ الا ان مثل اہل بیتی کی فضیلت اظہر من الشمس ہے اور محامد اصحاب میں اصحابی کالنجوم ایسی حدیث الاحسن ہے بعد اسکے کہتا ہی سید ارحمت طلبی محمد حسن علی ... شاہجہانپوری عفی اللہ القوی کہ ایک دن مشفقی حسین بخش صاحب تاجر ساکن ... آباد و کامنا جناب سید حسین صاحب دام اقبالہ و منشی قادر بخش صاحب حکیم اور اور احباب نے ... مخاطب ہو کر فرمایا کہ افسوس ... ہو چکا کچھ فارسیت جو باقی ہو سو آخر ... ہر چند ... تمام ہے ... اپنی ... میں کامل ... نہ ... قطعہ ... حالیست ... + ہر کہ جاہل ... کامل ... مستغنی ہیں تلاوت قرأت سے مطالب معانی ہیں ... خوش طالعی اس امر میں ... اکثر ... علمی ... وصل و وقف کرتے ہیں رموز و وقوف مطلق نہیں سمجھتے ہیں ... جاہلیت میں لکھا ایک رسالہ کا زبان اردو میں ... آگاہ کرتا ... خیر ... جو ... بندہ کو خاطر احباب عزیز تھی ... ارشاد ... جلالت ... بیسان ... مع عمان فضل ... جناب ... حسین خان صاحب دام ... بالفیضان ... القرآن ... لازم ... اسوطی چند کتب معتبرہ اس فن کی مثل تفسیر اتقان و تفسیر کبیر و ... سجاوندی و خلاصۃ النوادر و درۃ الفرید و نہایات البیان و ... انتخاب کرکے تاریخ بستم روز جمعہ شہر رجب المرجب ... ہجری نبوی ... کو کامل و مکمل کیا ... نام اس رسالہ کا رموز القرآن رکھا امید ناظرین باانصاف سے یہ ہے کہ اگر کسی جا ... سہو و خطا ... ہونے ... قلم اصلاح سے ... اور بعد تلاوت کلام مجید گاہ گاہ اس علمی اور ان حضرات کو جو باعث تالیف ہوئے دعای خیر سے یاد کر لیا کریں ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ واضح ہو کہ مصحف امام علیہ السلام نقط و اعراب و شد و مد و ہمزہ و علامات خواتیم آیات و اوقاف و اخماس و اعشار سے معرا تھا صحابہ رضوان اللہ علیہم کو ان باتوں کی احتیاج نہ تھی بوجہ اول یہ کہ خود حافظ تھے دوسرے یہ کہ رہنے والے عرب کے تھے جب اسلام نے ترقی پائی اور قرآن شریف ہر شہر و دیار میں پہونچا ساکنین عجم کو تلاوت میں مشکل پڑی اس واسطے علمائے سلف نے ... بعد ... زمانہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعراب وغیرہ لکھے تاکہ وقت تلاوت ہر خاص و عام کو وقت نہ ہو اور بلا تکلف تلاوت کریں ۔ جب زمانہ حجاج بن یوسف ثقفی کا پہونچا بحکم حجاج قرآن شریف تیس جزو پر منقسم کیا گیا اور ہر جزو کے چار چار ٹکڑے کرکے پہلے ٹکڑے کے اخیر پر ربع اور دوسرے کے اخیر پر نصف اور تیسرے پر ثلثہ ارباع لکھا اور بعد قراء سبعہ اور اونکے راویوں کے ہر شہر کے آدمیوں نے اپنے اپنے مصحف شریف کو بطریق قرأت و روایت امام اور راوی اپنے کے لکھکر ... مزید افادہ نام ہر سورہ کا اور شمار آیات و کلمات و حروف کا آغاز ہر سورہ میں لکھا اور احزاب اور رکوعات کو اپنی اپنی موقع پر ثبت کیا بعد اسکے اور تکلفات مثل لوح و جدول و ... حواشی اور بین السطور اور کتابت اختلاف قراء السبعہ کی ... نقطہ مختلف فیہ کر اور کتابت ترجمہ کی بین السطور میں اور صنائع جعفر وغیر ذلک وقوع میں آئے الغرض جیسا زمانہ ... گیا ویسی ہی ترقی ... ہوتی گئیں اور جسکو بات تحسین معلوم ہوئی اوسنے اوسکو رواج دیا وللناس فیما یعشقون مذاہب

رمز	بیان رمز	بیان اس بات کا کہ یہاں وقف کرنا کیسا ہے اور نہ کرنا کیسا	پہچان اوس مقام کی جہاں یہ وقف ہوتا ہے	مثال مع تشریح
م	وقف لازم	یہاں وقف کرنا ضروری اور نہ کرنا برا ہی بلکہ خوف کفر کا ہے	یہ اوس جگہ ہوتا ہے جہاں وصل سے معنی باطل کا احتمال ہو	وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ اگر اس جگہ وصل کریں تو یہ معنی ہوں گے نہیں ہیں وہ مومن مخادع یخدا یعنی مومن ہیں اور مخادع نہیں ہیں اور یہ معنی سراسر باطل ہیں کیونکہ غرض یہ ہے کہ وہ مومن نہیں ہیں

اور قریب کرتے ہیں الله سے حافظوں کو چاہیے کہ اس وقف میں زیادہ اہتمام کریں ایسا نہ ہو کہ کسی جگہ غفلت یا غلطی سے فوت ہو جاوے اسی واسطے ہیں سب وقف کے جملہ مواضع درج رسالہ کرتا ہوں جو سب لکھنے اپنے قرآن شریف میں

مثالیں بقرہ وما هم بمؤمنين ۝ بهذا مثلا ۝ لمن الظالمين ۝ من الذين آمنوا ۝ من بعد موسى ۝ على بعض ۝ الملك ۝ مثل الربوا ۝ مختلف فیه من ولی ولا نصير ۝ وهم يعلمون ۝ ولا هم يحزنون ۝ آل عمران تاویله الا الله ۝ ولا هم يحزنون

والحق اغنياء ۝ [illegible] مختلف فیه علی احد عند البعض وقف غفران نساء لعنه الله ۝ ان يكون له ولد ۝ مائدہ ان تصدوا ۝ بالحق ۝ اولياء ۝ بما قالوا ۝ ثالث ثلثة ۝ علی والدتک ۝ انعام ابناءهم ۝ يعلمون ۝ رسل الله ۝ اذان تشركون

اعراف علی سبیلا ۝ حاضرة البحر ۝ الاهو ۝ اختلاف بالآخرة كافرون ۝ توبہ الظالمين ۝ من بعض ۝ اولیاء بعض ۝ یونس قولهم ۝ نبأ نوح ۝ هود من اولیاء ۝ اخاهم ۝ مثلا ۝ حجر ابصيره ۝ نحل ۝ والآخرة ۝ [illegible]

بنی اسرائیل عند الله ۝ نذیرا ۝ مریم فی الکتاب ۝ قضی الامر ۝ طہ حديث موسى ۝ علی ۝ انبیاء فاعرفنا هم اجمعين ۝ مختلف ۝ مومنون بخالطون ۝ والباب ۝ شعراء ابراهيم ۝ قصص الآخرة

عنكبوت لوط ۝ العنكبوت ۝ لهی الحيوان ۝ یس اصحب القرية ۝ قولهم ۝ والصافات ابراهيم ۝ ص [illegible] ۝ ايوب ۝ زمر اولیاء ۝ مومن اصحاب النار ۝ شوری ۝ زخرف ۝ [illegible]

قل سلم ۝ دخان وما بينهما ۝ مجنون ۝ عائدون ۝ احقاف اخاعاد ۝ مختلف ۝ محمد ولن يتركم اعمالكم ۝ مختلف ۝ ذاريات ابراهيم المكرمين ۝ طور يلبسون ۝ قمر قول منهم

وسعر ۝ الرحمن المجرمون ۝ واقعہ كاذبة ۝ حشر العقاب ۝ لاول الحشر ۝ مختلف ۝ منافقون لرسول الله ۝ تحريم امرأت فرعون ۝ ملک بعض

مختلف ن الكرم ۝ الحوت ۝ مجنون ۝ نوح الآخرة ۝ نبأ ۝ مختلف ۝ نازعات امرا ۝ خاشعة ۝ خاسرة ۝ موسى ۝ عبس من شاء ذكره ۝ غاشيه جارية ۝ بلد مؤصدة ۝ [illegible]

رمز	بیان رمز	بیان اس بات کا کہ یہاں وقف کرنا کیسا ہے اور نہ کرنا کیسا	پہچان اوس مقام کی جہاں یہ وقف ہوتا ہے	مثال مع تشریح
ط	وقف مطلق	اس جگہ وقف کرنا بہت اچھا ہے اور وصل بہتر نہیں ہے	یہ اوس جگہ ہوتا ہے جہاں بسبب نہ پائے جانے سبب اتصال کے ابتدا یا جو موقوف علیہ سے مستحسن ہو اور ترک وقف سے معنی بھی باطل ہوں	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ جملہ اول میں ذکر صفات او تعالی ہے اور اسی آیت پر ختم ہو گیا اب جملہ ثانیہ سے سوال خاص بندہ کا شروع ہوا یہاں نظر یوم الدین پر وقف کرنا بہتر ہے اور ایاک سے شروع کرنا مستحسن ہے

ج	وقف جائز	یہاں وقف و وصل دونوں برابر ہیں خواہ وقف کریں یا وصل	جسجگہ وجہ وقف و وصل دونوں کی برابر ہو ایک راجح دوسرا مرجوح نہو	وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ یہاں عطف چاہتا ہے وصل کو اور تقدیم مفعول مقتضی قطع ہے اور یہ دونوں وجہیں برابر ہیں ایک غالب دوسری مغلوب نہیں [illegible] وقف کو [illegible] ثابت نہیں اور یہ قریب قیاسی ہے والعلم [illegible]
ز	وقف مجوز	اس جگہ وقف و وصل دونوں بہتر ہیں مگر وصل بہت بہتر ہے	جس جگہ وقف و وصل دونوں کی وجہ موجود ہو لیکن وجہ وقف کی ضعیف ہو اور وجہ وصل کی قوی	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ مقتضی وصل ہے اور نظم فعل بطریق [illegible] مقتضی وقف ہے [illegible] ضعیف ہے کیا شک ہے [illegible] الوقف المجوز [illegible] وجہ الوصل [illegible]
ص	وقف مرخص	اگر اسجگہ دم بیقراری سے ٹوٹا جاتا ہو تو وقف جائز ہے ورنہ وصل بہرحال اولیٰ	جسجگہ دو کلام تام ایسے ہوں کہ کلام ثانی اول سے بسبب کسی تعلق کے مستغنی نہ ہو تو اسجگہ [illegible] ہوگی	وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص وَّاَنْزَلَ کلام اول کلام [illegible] مستغنی نہیں ہے [illegible] انزل کا فاعل جو ضمیر مستتر ہے راجع [illegible] اسجگہ وصل اولیٰ ہے اور چونکہ [illegible] معنی میں فی نفسہ کلام [illegible] حالت [illegible] اضطراری میں اعادہ ماقبل کی کچھ ضرورت نہیں
قف	صیغۂ امر از وقف	یعنی اسکے وقف کر یعنی ٹھہر جا	اس جگہ وقف کرنا درست ہے اور اگر نہ کریں تو کچھ مضائقہ نہیں	لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اگر اسجگہ وقف کریں تو درست ہے اور نہ کریں تو بھی کچھ نقصان نہیں اسواسطے کہ جملۂ ثانیہ کا عطف جملۂ اولیٰ پر ہو جاویگا بتقدیر عبارت وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
ق	قیل علیہ الوقف	یعنی دلیل وقف کی ضعیف ہے	اسجگہ وصل بہت اچھا ہے اور وقف کم اچھا	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق نزدیک اکثر علما کے یہاں وصل ہے اور نزدیک بعض کے وقف اسی واسطے [illegible]
صلے	مخفف الوصل اولیٰ	ملانا بہت بہتر ہے	اسجگہ وصل بہت بہتر ہے گو وقف بھی مجوز ہے	كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ صلے وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ اسجگہ وقف کرنے سے [illegible]
صل	صیغۂ امر از وصل	وصل کر یعنی ملا کر پڑھ	اسجگہ وصل بہتر ہے وقف سے	اسواسطے کہ جملہ [illegible] دلالت کرتا ہے [illegible] اور صورت بخلاف وصل کے [illegible]
سمہ / لاسم	السماع الوقف / السماع عدم الوقف	یہ رمز سجاوندی کی وضع کی ہوئی نہیں [illegible] اسجگہ وقف یا عدم وقف سماعی ہے	اسجگہ وقف کرنا کچھ ضرور نہیں ہے اور اگر کریں بھی تو کچھ نقصان نہیں اسواسطے کہ وقف یا عدم وقف سماعی [illegible]	يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ ہر چند اسجگہ وقف کرنے میں کچھ نقصان نہیں ہے لیکن سماعی نہیں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ہر چند کہ اسجگہ وصل بہتر ہے لیکن وقف بھی سماعی ہے
سکتہ	مصدر از باب نصر بروزن فعلہ	خاموش ہونا	اسقدر ٹھہر کر کہ دم نہ ٹوٹے [illegible] سانس ٹوٹنے نہ پاوے اور وصل سے بہت قریب ہو جاوے	كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور اکثر مصاحف میں بجائے سکتہ کے س لکھا ہے اور اسی طرح وَقِيْلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ میں سکتہ اور ادغام دونوں درست ہیں۔

وَعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰنَا اور اکثر ... [illegible]	اسقدر ٹھہرے کہ دم نہ ٹوٹے دیر کم لگے اور سانس نہ توڑے مگر وقف سے بہت قریب ہو جاتا ہے اس واسطے اسکو سکتہ طویل بھی کہتے ہیں	ٹھہر جانا	مصدر از باب ضرب بروزن فعلة	وقفه
ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى اگر لاریب پر وقف کریں تو فیہ کو ہدی سے ملا کر پڑھیں اور جو فیہ پر وقف کریں تو لاریب کو فیہ سے ملا کر پڑھیں دونوں جگہ وقف کریں نہ دونوں جگہ وصل ... [illegible] وصل کر کے پھر کر اعادہ ... [illegible]	یہ رمز دو جگہ لکھی جاتی ہے اسکے پڑھنے کا طریق یہ ہے کہ ایک جگہ ٹھہریں دوسری جگہ ملا دیں نہ دونوں جگہ ٹھہریں نہ دونوں جگہ ملا دیں لیکن بہتر یہ ہے کہ جس جگہ ٹھہرنا بہت بہتر ہو اور اساتذہ نے وقف کیا ہو وہاں وقف کریں اور جس جگہ وصل بہتر ہو اور اساتذہ نے ملا کر پڑھا ہو وہاں وصل کریں	[illegible]	یہ علامت معانقہ کی ہے اور معانقہ مصدر ہے باب مفاعلت سے اور اسی کو مراقبہ بھی کہتے ہیں	مع / معانقه
فائدہ چونکہ ... [illegible] ... کس جگہ وقف بہت بہتر ہے اور کہاں ... [illegible]				

میں جملہ مواضع معانقہ کی مع لحاظ اس امر کے کہ آیا یہ معانقہ عند المتقدمین ہے یا عند المتاخرین درج رسالہ کرتا ہوں اور جس جگہ پر کہ وقف بہت بہتر ہے اور اساتذہ نے بالوقف پڑھا ہو وہاں پر لفظ قلی کہ مخفف قف اولی ہے ... [illegible] ... چاہیے کہ اس جگہ پر وقف کریں اور دوسری جگہ جہاں پر علامت نہیں ہے وصل کریں **بقره** ... [illegible] **آل عمران** ... [illegible] **مائده** ... [illegible] **اعراف** ... [illegible] **توبه** ... [illegible] ... المدينة ... النفاق ... وقف کریں ... **یونس** ... [illegible] **هود** ... [illegible] **ابراهیم** ... [illegible] **فرقان** ... [illegible] **شعراء** ... [illegible] **قصص** ... [illegible] **احزاب** ... [illegible] **مومن** ... [illegible] **زخرف** حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ... [illegible] **دخان** حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ... [illegible] **محمد** ... [illegible] **فتح** ... [illegible] **ممتحنه** ... [illegible] **طلاق** ... [illegible] **ن** ... [illegible]

مد نذ اصحاب الیمین ۵ فی جنات ج عند المتقدمین انشقاق ان لن یحور ۵ بلی ج عند المتاخرین بعض قرا کے نزدیک نہ امر پر وقف ہے نہ سلام پر اور بعضے کہتے ہیں کہ امر پر وقف کرنا چاہیے اور رہم اور سلام پر وقف نہیں چاہیے کذا فی الخلاصۃ والسجاوندی و درۃ الفرید واللہ اعلم بالصواب

لا ۱ قلا	لا وقف علیہ قیل وقف علیہ	نہیں ہے وقف اسجگہ وقف بنسبت وصل کے اچھا ہے بنظر قول بعض واکثر کے مگر یہ رمز کمیاب ہے اکثر مصاحف میں پائی نہیں جاتی لہذا مثال نہیں لکھی گئی	جسجگہ فقط لا لکھا ہو وہاں ملا کر پڑھنا بہت بہتر ہے اور ٹھہرنا بہت برا اگر بیقراری سے سانس ٹوٹ جائے تو پھر اول سے ملا کر پڑھیں اور جو آیت پر لا لکھا ہو اسطرح ۵ لا تو قرا کے نزدیک بہتر یہی ہے کہ وقف نکرے لیکن فقہا اور محدثین کے نزدیک اگر وقف بھی کرے تو کچھ مضائقہ نہیں اور جسجگہ کچھ نہ لکھا ہو وہاں بھی ٹھہرنا نہ چاہیے مگر وقف اضطراری جائز ہے سوال کیا فرق ہے درمیان اسجگہ کہ جہاں لا لکھا ہو اور جسجگہ کچھ نہیں لکھا جواب کچھ فرق نہیں ہے لیکن لا لکھنے میں تنبیہ ہے اس امر پر کہ اس کلمہ پر دوسری جگہ وقف ہے اور یہاں نہیں ہے ۔	اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى لا تَشْهَدُوْنَ پر ہرگز وقف نچاہیے بلکہ ان مع اللہ سے ملا کر پڑھنا چاہیے اسیطرح مبتدا پر بدون خبر کے یا شرط پر بدون جزا کے یا موصوف پر بدون صفت کے یا موصول پر بدون صلہ کے یا مستثنی منہ پر بدون مستثنی کے یا مبدل منہ پر بدون بدل کے وعلی ہذا القیاس جسجگہ ٹھہرنے سے نقصان معنی کا ہو جیسے اولا نافیہ پر بدون کلمہ مدخول علیہ کے ایسے مقامات پر وقف بہت برا ہے بلکہ اکثر جا کفر کو پہنچا دیتا ہے مثال صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ ... الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۵ بہتر تو یہ ہے کہ العالمین کو الرحمن سے اور الرحیم کو مالک سے ملا کر پڑھیں کیونکہ تینوں صفتیں ہیں لفظ اللہ کی مگر چونکہ ہر ایک ان تینوں سے صفت بعد صفت واقع ہے اور ایک کو دوسری سے علاقہ نہیں ہے اسیواسطے رمز ۵ لکھی گئی نہ فقط لا تاکہ اشارہ ہو کہ اس جگہ وقف بھی درست ہے ۔
قلے	مخفف وقف اولیٰ	ٹھہرنا بہت بہتر ہے	یہ رمز معانقہ کی دونوں وقفوں میں سے ایک وقف پر لکھی جاتی ہے جسیں قوت ہو کہ یہ رمز لکھی ہو وہاں پر ٹھہرنا بہت بہتر ہے بہ نسبت دوسرے وقف کے	لَا رَيْبَ ج صلے فِيْهِ ج فیہ پر وقف کرنا بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ لا ریب پر وقف کریں
۵ ۵ ۵	یہ تینوں علامتیں وقف تام کی ہیں جسکو عرف عام میں آیت کہتے ہیں ۔	اکثر تحقیق وقت کتابت کلام مجید اسکا لحاظ رکھتے ہیں کہ جو آیت عند جمیع القرا ہو اوسکو ایسا ۵ لکھا ہے اور جو آیت کہ عند بعض الکوفیین ہے اوسکو ایسا ۵ لکھا ہے	جس جگہ ان تینوں رمزوں میں سے کوئی رمز تنہا لکھی ہو وہاں ٹھہر جانا چاہیے اور جو اسپر کوئی اور رمز رموز ماسبق سے ہو تو اس آیت کو اوسکا تابع جانیں اور اوس رمز پر عمل کریں	اِلَّا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۵ اس جگہ آیت نزدیک سب قرا کے ہے اور کوئی رمز رموز ماسبق سے اسپر نہیں ہے بس وقف ضرور چاہیے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ لا یہ آیت بصری و شامی و مدنی کی ہے کوفی نہیں اور رموز ماسبق سے اسپر رمز لا ہے بس عمل لا کا ہے اور وقف پر نہ چاہیے حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۵ ج آیت نزدیک سب قرا کے ہے اور رموز سابق الذکر سے اسپر رمز ج ہے لیکن ملاحظ کر علامت وقف جائز ہے وصل و وقف دونوں جگہ برابر جائز ہیں

ك	مخفف كذلك	یہ مقام مثل مقام سابق کے ہے رمز اور دلیل مین	جسجگہ یہ رمز لکھی ہو اوسکے ماقبل کو دیکھین کونسی رمز ہے جو رمز اسکے قبل ہو وہی رمز اسجگہ بھی چاہیے		وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ك واغفرلنا پر ج ہو اور اسکے پہلے واعف عنا پر وقف ہو یہ جگہ بھی وقف پڑھنا چاہیے اور اسیطرح وارحمنا پر وقف جانین اور پڑھین ف جسجگہ رموز متحد ہون اور دلائل مختلف ہون تو وقف کتابت الگ اور ہر ایک کے لکھین بلکہ اعادہ رموز مذکور لازم جانین ا
ه	خمسة للكوفيين باعتبار حساب جمل	پانچ آیتین نزدیک کوفیون کے	اس رمز کو وقف و وصل سے کچھ علاقہ نہین فقط واسطے شمار آیتون کے لکھی جاتی ہے		اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ه اسجگہ بلحاظ وقف چاہیے اور رمز ہ اسواسطے لکھی گئی ہے کہ معلوم ہو کہ الم سے یہانتک پانچ آیتین نزدیک کوفیون کے ہوئین
ى	عشرة للكوفيين باعتبار حساب جمل	دس آیتین نزدیک کوفیون کے	ایضاً	[illegible]	بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ى اس جگہ بلحاظ آیت کے وقف چاہیے اور ی یہ اشارہ ہے کہ الم سے اسجگہ تک دس آیتین نزدیک کوفیون کے ہوئین اور اسکے ماقبل حاشیہ پر لفظ عشر لکھتے ہین جسطرح کہ ہر ایک کے ماقبل لفظ خمس لکھتے ہین اور اسکا نام خماس و اعشار کہتے ہین
خب	مخفف خمسة للبصريين	پانچ آیتین نزدیک بصریون کے	ایضاً		اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ خب اس رمز سے یہ اشارہ ہے کہ الم سے یہانتک پانچ آیتین نزدیک بصریون کے ہوئین
عب	مخفف عشرة للبصريين	دس آیتین نزدیک بصریون کے	ایضاً		قَالُوا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ عب اس رمز سے یہ اشارہ ہے کہ الم سے یہانتک دس آیتین نزدیک بصریون کے ہوئین
تب	مخفف آية للبصريين	یہ آیت بصریون کے نزدیک ہے	ایضاً		اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تب اس رمز سے معلوم ہوا کہ یہ آیت بصری ہے
لب	مخفف ليس للبصريين	آیت نہین نزدیک بصریون کے	ایضاً		الٓمّٓ لب اس سے یہ اشارہ ہے کہ اس جگہ آیت نزدیک بصریون کے نہین ہے نزدیک اور قرا کے ہے
يت	آية عند كوفيين یعنی ائمہ ثلثہ عاصم و حمزہ و کسائی		ایضاً	[illegible]	مثال لکھنے کی کچھ ضرورت نہین ہے غرض اس سے فقط شمار آیات ہے کچھ وقف و وصل سے علاقہ نہین
دن	آية عند المدنيين یعنی امام نافع اور اتباع اون کے		ایضاً		ایضاً
شا	آية عند الشاميين یعنی امام ابن عامر اور اتباع اون کے		ایضاً		ایضاً
ع	بعض مصاحف مین علامت عشر آیۃ کوفیین بصریین لکھا ہے		ایضاً		ایضاً
مك	آية عند المكيين یعنی امام ابن کثیر اور اتباع اون کے		ایضاً		ایضاً

[illegible]

فائدہ جو رموز کہ مشہور ہیں اور اکثر مصحفوں میں پائی جاتی ہیں وہ بیشتر یہی ہیں جو اوپر ذکر ہو چکیں سوا اونکے اور بھی چند رموز غیر متعارف ہیں اونکو بفائدہ [illegible] لکھا جاتا ہے

وقف النبی صلے اللہ علیہ وسلم اسجگہ وقف کرنا اتباع ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا موجب حصول اجر جمیل و حصول سعادت [illegible] ہے **فائدہ** یہ وقف قرآن مجید میں بقول اکثر سترہ جگہ ہے اور بقول بعض [illegible] جگہ [illegible]

[illegible] **بقرہ** [illegible] **آل عمران** [illegible] قل صدق اللہ **نساء** [illegible] **مائدہ** [illegible] **انعام**

قل اللہ شہید **یونس** [illegible] **یوسف** [illegible] **رعد** [illegible] **نحل** [illegible] **لقمان** [illegible]

اور وقف [illegible] اسجگہ وقف [illegible] **حشر** [illegible] **نازعات** [illegible] **قدر** [illegible] **نصر** [illegible] **اخلاص** قل ہو اللہ احد

وقف غفران اسجگہ وقف کرنا بہت اچھا ہے بلکہ باعث بخشش ہے اور بعض رسالوں میں جو لفظ حدیث لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ٹھہرے اسجگہ قرآن میں [illegible] مغفرت ہوگا

سند اس حدیث کی کتب احادیث سے پائی نہیں جاتی **فائدہ** یہ وقف کلام مجید میں دس جگہ ہے **مائدہ** والنصاری اولیاء اس جگہ وقف غفران ہے اور وقف لازم اور وقف منزل بھی ہے

انعام یسمعون اور بقول بعض یرجعون پر **سجدہ** لا کان فاسقا لا یستون ہ **یس** [illegible] علی العباد [illegible] من مرقدنا [illegible] اس جگہ وقف غفران اور وقف لازم اور وقف منزل [illegible]

وان اعبدونی [illegible] **ملک** یقبضن اس جگہ وقف غفران اور وقف منزل دونوں ہیں کذا فی الخلاصۃ والسجاوندی اور وقف لازم بھی ہے مگر اختلافی

وقف منزل اور اسی کو وقف جبرئیل علیہ السلام بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ جب جبرئیل قرآن مجید کو حضور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] ان مواضع میں وقف کیا ہے واسطے

کہ وحی منقطع ہو پس ان مواضع میں وقف بہت اچھا ہے اور موجب ثواب عظیم ہے **فائدہ** یہ وقف قرآن شریف میں بارہ جگہ ہے **بقرہ** [illegible] وهم يعلمون ہ ولا يمكرون [illegible] **آل عمران**

تاویلہ الا اللہ اسجگہ وقف لازم اور وقف منزل دونوں ہیں اور [illegible] صورت میں ہے جب کہ الا اللہ پر وقف کیا جاوے اور اگر عطف کیا جاوے وقول والراسخون اور پر اسم اللہ کے اور کیا جاوے یقولون حال ہیں

وقف نہ کیا جاوے الا اللہ پر لیکن اصوب اور احق یہی ہے کہ وقف کیا جاوے فاولئک ہم الظالمون ہ وقف جبرئیل **مائدہ** والنصاری اولیاء وقف لازم و وقف منزل عند البعض و وقف غفران ہے

انعام یرجعون ہ وقف غفران و وقف منزل ہر دو عند البعض یسمعون ہ رسل اللہ وقف لازم و وقف منزل ہر دو **اعراف** لو تقبہا [illegible] وقف منزل و وقف لازم ہر دو کذا فی الخلاصۃ والسجاوندی **توبہ**

منافقون **یس** من مرقدنا [illegible] وقف لازم و وقف غفران و وقف منزل ہر سہ **ملک** یقبضن وقف منزل کذا فی الخلاصۃ والسجاوندی وقف غفران کذا فی الخلاصۃ وقف لازم اختلافی

[illegible]

دو یا چند رموز زیر و بالا	جس جگہ دو یا چند رموز زیر و بالا لگے ہوں وہاں عمل دونوں پر درست ہے خواہ اوپر والے رمز پر عمل کریں خواہ رمز زیر پر مگر نزدیک اکثر قرا کے رمز بالا ترجیح رکھتی ہے رمز زیر پر مثلاً مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ج صلے اور سبب اجماع دو علامت کا یہ ہے کہ حفص راوی عاصم کوفی کے جنکی قرات ہندوستان و توران وغیرہ میں مشہور ہے دو طریق رکھتے ہیں ابو عبید بن صباح اور عمرو بن صباح پس ایک طریق کے رموز اوقاف کو زیر لکھتے ہیں اور دوسرے طریق کے رموز اوقاف کو بالا فقط

تنبیہ خدا کی عنایت سے ذکر رموز تو ہو چکا اب کچھ ذکر وقف و وصل کا بھی ضرور ہے کہ وقف کیا شے ہے اور وصل کیا شے ہے واضح ہو کہ وقف اصل لغت میں بمعنی استادن و توقف کردن در کلام ہے اور اصطلاح قرا میں عبارت ہے چپ رہنے اور سانس توڑ دینے سے آخر کلمہ پر بمقدار دم لینے کے اور اگر سانس نہ توڑیں اور سکوت کریں تو سکتہ کہتے ہیں اور ضد وقف کی وصل ہے بمعنی اسکے ملا کر پڑھنا اور حدیث میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخیر ہر آیہ پر وقف فرماتے تھے اور عمل صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا بھی اسی پر تھا لیکن قرا متاخرین نے اپنی فکر و قیاس سے قواعد قرات کو ضبط کرکے وقف کو چند قسم پر منقسم کیا اور واسطے ہر ایک کے رمز مقرر کی اور یہ قرارداد قرا متاخرین کا نہ فقط اپنی خواہش اور مرضی سے تھا بلکہ بعید و بحدان مرضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا اسو واسطے کہ وہ سبب زبان سعادت توامان کے افراج و ان آنحضرت تھے۔ اب جاننا چاہیے کہ وقف کرنیکے کئی طریق ہیں مثل اسکان اور روم اور اشمام وغیرہ کے ماہیت ہر ایک کی آہستہ ذیل میں واضح ہوگی انشاء اللہ

اسکان	اصطلاح قرا میں عبارت ہے گرا دینے حرکت آخر کلمہ سے اگر کلمہ آخر کے زبر یا پیش ہو بلا تنوین یا مع التنوین یا زیر بلا تنوین جیسے زیدٌ زیدٍ زیدًا ان سب حالتوں میں زید پڑھیں گے
ابدال	اگر آخر کلمہ میں زبر مع التنوین کے ہو یا جو لفظ کہ مثل عصًا اور رحًی کے ہو یا لفظ اذن ان سب صورتوں میں بحالت وقف الف کے ساتھ پڑھینگے جیسے زیدا و عصا و رحی و اذا
قاعدہ	تای تانیث اسمیہ حالت وقف میں ہای ہوز سے بدل جاتی ہے جیسے رحمۃ بخلاف مثل بنت اور مسلمات کے کہ اس کو بنت اور مسلمات پڑھیں گے
قاعدہ	نون خفیفہ بعد ضمہ اور کسرہ کے گر پڑتا ہے اور حرف محذوف لوٹ آتا ہے اور بعد فتحہ کے الف سے بدل جاتا ہے جیسے اضربُنْ اضربِنْ اضربَنْ بحالت وقف میں پڑھینگے اضربوا اضربی اضربا
قاعدہ	جو کلمہ کہ بعد تعلیل کے ایک حرف کا رہجاوے اور جزو دوسرے کلمہ کا نہ ہو جاوے جیسے قِ یا جزو دوسرے کلمہ کا ہو جاوے لفظا جیسے مثل مَ ان دونوں صورتوں میں ہای سکتہ لگانا لازم ہے مثلاً قہ اور مثل مہ اور جائز ہے لگانا ہای سکتہ کا بیچ الم اور علام اور حتام اور بخلامی اور ہو اور لم یخش اور ہر کلمہ کہ حرکت آخر اوسکے کی نہ اعرابیہ ہو اور نہ مشابہ بالاعراب بلکہ بنائی ہے جیسے ضرب و یا زید و لا رجل اور بیچ ہنا اور ہٰؤلاء اور یا ربکے
قاعدہ	اثبات واو اور یا کا اور حذف ان دونوں کا تو اصل اور قوافی میں صحیح ہے جیسے دعو بعیر یوم والکبیر المتعال و الیل اذا یسر اور حذف واو و یا کا مثل لم یغز اور لم ترم اور صیغوں کو تو اصل اور قوافی میں تاکید

رَوم	اصطلاح قرأ میں حرکت دینا حرف موقوف علیہ کا بآواز خفی کہ خود سنے یا جو شخص کہ متصل بیٹھا ہو وہ سنے اس طرح پر ادا کرے کہ اندھا معلوم کر سکے اور بہرا نہ جان سکے اور یہ وقف رفع اور جر اور ضمہ اور کسرہ میں یعنے زیر اور پیش میں مع التنوین یا بلا تنوین میں جاری ہوتا ہے اور فتحہ اور نصب یعنی زبر با تنوین یا مع التنوین میں نہیں ہوتا ہے ۱۲
اشمام	نزدیک قاریوں کے ملانا ہونٹوں کا بعد اسکان حرف موقوف علیہ کے تاکہ دیکھنے والے کو معلوم ہو جاوے کہ آخر کلمہ کے پیش تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقف کو اندھا نہیں معلوم کر سکتا ہے اور بہرا جان سکتا ہے اور یہ وقف پیش میں ہوتا ہے خواہ مع التنوین ہو یا بلا تنوین ف قاعدہ اصطلاح قرا میں اشمام کے چار معنی ہیں ایک وہ جو مذکور ہو چکا دوسرے یہ کہ حرف کو دوسرے حرف میں مخلوط کرنا مثلاً کہنا کہ فلاں قاری لفظ صراط کو بالاشمام پڑھتا ہے یعنی ص کو ز سے مخلوط پڑھتا ہے تیسرے یہ کہ حرکت کو ساتھ حرکت کے مخلوط کرنا یعنی ضمہ کو کسرہ سے ادا کرنا چوتھے یہ کہ حرف مشدد کرتے حرکت کو اشمام کہتے ہیں یعنی اسطور پر ادا کرنا کہ حرکت خوب ظاہر نہ معلوم ہو مگر اثر اوسکا باقی رہے جیسا کہ لفظ تامنّا میں اور اسطرح سے ادا کرنا کام ہر قاری کا نہیں بلکہ قاری ماہر کا ہے

ف شکر خدا کا کہ بیان وقف و وصل بخوبی ہو چکا اب ذکر سجدۂ تلاوت کا کیا جاتا ہے واضح ہو کہ واسطے ادا کرنے سجدۂ تلاوت کے سب شرطیں نماز کی شرط ہیں وضو اور تکبیر وغیرہ اور ادا کرنا اوسکا قاری اور مستمع پر نزدیک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے واجب ہے اگر فوت ہو قضا لازم آتی ہے اور سوا ابو حنیفہ رح کے اور سب ائمہ کے نزدیک سنت ہے اور جو سامع کہ بغیر قصد استماع ہو اوس پر واجب نہیں ہے مگر نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے کہ سامع قاصد اور غیر قاصد اونکے نزدیک برابر ہے اور جو مصلی کہ نماز میں آیت سجدہ قاری خارج از نماز سے سنے اوس پر سجدہ ہو جاویگا نزدیک ائمہ ثلثہ کے مگر نزدیک ابو حنیفہ کے کہ بعد نماز کے ادا کرے اور رکوع قائم مقام سجدہ کا نہیں ہوتا ہے مگر نزدیک امام ابو حنیفہ صاحب کے لیکن بہتر سجدہ کر لینا ہے اور تکبیر کہنا بوقت سجدہ جانے اور سر اوٹھانے کے اور سلام بغیر تشہد پڑھنے کے نزدیک امام شافعی رح اور امام محمد رح کے سنت ہے اور نزدیک امام مالک رح اور امام ابو حنیفہ رح کے سلام نہیں ہے فقط دونوں تکبیریں ہیں اور شمار میں سجود تلاوت کے علما کا اختلاف ہے نزدیک امام ابو حنیفہ رح اور صاحبین رح کے چودہ ہیں اور نزدیک امام شافعی رح اور امام احمد رح کے بھی چودہ ہیں مگر نزدیک اون کے سجدہ سورہ ص کا شکر کا ہے اور حج کا دوسرا سجدہ ہے اور نزدیک امام مالک صاحب کے گیارہ ہیں سجدہ سورہ والنجم و سورہ انشقت و سورہ اقرا کا نہیں ہے سجدۂ تلاوت میں تسبیحات سجدۂ نماز کی کافی ہیں لیکن افضل ہے پڑھنا اس دعا کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدۂ تلاوت میں پڑھنا اوسکا ثابت ہوا ہے اور وہ دعا یہ ہے سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره بحوله وقوته فتبارك الله احسن الخالقين بدول ذیل سے شمار اور مقامات اور آیات سجدہ اوپر مذہب ائمہ اربعہ کے واضح ہوں گے

شمار سجود	نشان سجود	شروع سجده	انتهای سجده	اختلاف ائمه اربعه	شمار سجود	نشان سجده	شروع سجده	انتهای سجده	اختلاف ائمه اربعه
۱	آخر سورهٔ اعراف	ان الذین عند ربک	وله یسجدون	ائمه اربعه	۷	فرقان	واذا قیل لهم اسجدوا للرحمٰن	زادهم نفورا	ائمه اربعه
۲	رعد	ولله یسجد	بالغدو والآصال	ایضاً	۸	نمل	الا یسجدوا لله الذی یخرج	رب العرش العظیم اور نزدیک بعض کے تعلنون ف۱	ایضاً
۳	نحل	ولله یسجد ما فی السموات	ما یؤمرون اور بعض کے نزدیک لا یستکبرون لیکن سنت اور معمول ما یؤمرون پر ہے	ایضاً	۹	الم سجده	انما یؤمن بآیاتنا الذین	وهم لا یستکبرون	ایضاً
۴	اسرای	قل آمنوا به او لا تؤمنوا	ویزیدهم خشوعا ف	ایضاً	۱۰	ص	لقد ظلمک بسؤال نعجتک	لزلفی وحسن مآب ف۲	امام اعظم اور امام مالک اور نزدیک امام شافعی اور احمد کے سجدهٔ شکر ہے نہ تلاوت
۵	مریم	اولئک الذین انعم الله علیهم	سجدا وبکیا	ایضاً	۱۱	حم السجده	فان استکبروا	وهم لا یسأمون ف۳	ائمه ثلثه سوای امام شافعی رحمه الله
۶	حج	الم تر ان الله یسجد له من	ان الله یفعل ما یشاء	ایضاً	۱۲	والنجم		فاسجدوا لله واعبدوا	ائمه ثلثه سوای امام مالک رح
۰	حج	یا ایها الذین آمنوا ارکعوا	لعلکم تفلحون	امام شافعی وامام احمد رحمهما الله	۱۳	انشقاق	واذا قرئ	لا یسجدون اور نزد بعض کے آخر سوره	ایضاً
					۱۴	اقرأ		کلا لا تطعه واسجد واقترب اور فی عینی و عالمگیری	ایضاً

تنبیہ ف۴ بحمد للہ کہ بیان سجود تلاوت بھی ہو چکا اب ذکر احزاب کیا جاتا ہے واضح ہو کہ ابتدا حزب کی ہر زمانہ میں منصور و المتقی کے کہ خلفای عباسیہ سے تھے بحکم خلیفہ تمام قرآن مجید کو ساٹھ جزو پر قسمت کر کے ہر جزو کا نام حزب رکھا ہے اور غرض اس تقسیم سے یہ تھی کہ اگر کوئی شخص چاہے کہ تمام کلام مجید کو ایک سال میں حفظ کرے پس لازم ہے کہ ایک حزب چھ روز میں حفظ کرے اور اختلاف احزاب کا شمار آیات میں بمقتضای صوابدید قاسم اول کے ہے کہ بسبب طول آیات یا ظن صعوبت حفظ کے بعض احزاب کو شمار آیات میں کم مقرر کیا اور بسبب قصر آیات اور ظن سہولت حفظ بعض احزاب کو شمار آیات میں زائد قرار دیا خدا جزاے خیر دے اوسکو اور یہی سبب ہے کہ بعض احزاب میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن مختار جو کچھ کہ ہے جدول ذیل سے واضح ہوگا۔ * * *

ف ۱ [illegible]

ف [illegible]

[illegible]	فاتحہ مع تسمیہ الراکعین تک	سورہ بقرہ کے پانچویں رکوع میں	۵۰ آیتیں اس حزب میں ہیں	۱۶ حزب	تعلمون تک	اعراف کے بائیسویں رکوع میں	۹۸ آیتیں اس حزب میں ہیں	۳۱ حزب	مقضیا تک	مریم کے دوسرے رکوع میں	۱۰۰ آیتیں ہیں	۴۶ حزب	القرآن تک	ص کے پہلے رکوع میں	۲۲۳ آیتیں ہیں
۲	المستقیم تک	بقرہ ع ۱۳	۶۲ 〃	۱۷	یعرشون 〃	اعراف ع ۱۶	۹۳ 〃	۳۲	العلیٰ 〃	طٰہٰ ع ۳	۱۵۴ 〃	۴۷	العالمین 〃	آخر زمر	۱۰۳ 〃
۳	العلیم 〃	بقرہ ع ۲۱	۷۱ 〃	۱۸	یسجدون	آخر اعراف	۷۰ 〃	۳۳	منکرون 〃	انبیاء ع ۱۴	۱۱۹ 〃	۴۸	الکافرون 〃	آخر مومن	۸۵ 〃
۴	الظالمون 〃	بقرہ ع ۲۹	۵۳ 〃	۱۹	علیم 〃	آخر انفال	۷۵ 〃	۳۴	المحسنین 〃	حج ع ۵	۹۹ 〃	۴۹	وان اضرب	شوریٰ ع ۲	۸۵ 〃
۵	خالدون 〃	بقرہ ع ۳۸	۴۶ 〃	۲۰	یسخطون	توبہ ع ۷	۵۸ 〃	۳۵	تسحرون 〃	مؤمنون ع ۴	۱۰۸ 〃	۵۰	مغرقون 〃	دخان ع ۱	۱۳۵ 〃
۶	الماکرین 〃	آل عمران ع ۵	۶۵ 〃	۲۱	یعلمون 〃	توبہ ع ۱۵	۶۳ 〃	۳۶	الظالمون 〃	نور ع ۶	۱۰۸ 〃	۵۱	الفاسقون 〃	آخر احقاف	۱۰۷ 〃
۷	ظالمون 〃	آل عمران ع ۱۳	۷۴ 〃	۲۲	یسمعون 〃	یونس ع ۷	۷۵ 〃	۳۷	لزاما 〃	آخر فرقان	۸۴ 〃	۵۲	الظالمون 〃	حجرات ع ۲	۸۵ 〃
۸	تفلحون 〃	آخر آل عمران	۷۲ 〃	۲۳	الا قلیل 〃	ہود ع ۴	۸۴ 〃	۳۸	ینقلبون 〃	آخر شعرا	۲۲۷ 〃	۵۳	الداعی 〃	والنجم ع ۱	۱۷۷ 〃
۹	نقیرا 〃	نساء ع ۸	۵۴ 〃	۲۴	الخاسرین 〃	یوسف ع ۲	۹۷ 〃	۳۹	لا یشعرون 〃	قصص ع ۱	۱۰۴ 〃	۵۴	المنشئون 〃	واقعہ ع ۲	۲۴۴ 〃
۱۰	عظیما 〃	نساء ع ۱۷	۶۰ 〃	۲۵	الحکیم 〃	یوسف ع ۱۱	۸۶ 〃	۴۰	ترجعون 〃	آخر قصص	۷۷ 〃	۵۵	المفلحون 〃	حشر ع ۱	۹۴ 〃
۱۱	علیم 〃	آخر نساء	۶۳ 〃	۲۶	مبین 〃	ابراہیم ع ۲	۶۴ 〃	۴۱	قانتون 〃	روم ع ۳	۹۵ 〃	۵۶	الحکیم 〃	آخر تغابن	۸۲ 〃
۱۲	یوقنون 〃	مائدہ ع ۷	۵۰ 〃	۲۷	الیقین 〃	آخر سورۂ حجر	۱۴۱ 〃	۴۲	منتظرون 〃	آخر سورۂ سجدہ	۹۸ 〃	۵۷	العالمین 〃	آخر نون	۱۰۶ 〃
۱۳	الشاہدین 〃	مائدہ ع ۱۵	۶۳ 〃	۲۸	لکاذبون 〃	نحل ع ۱۲	۹۶ 〃	۴۳	رحیما 〃	احزاب ع ۹	۵۹ 〃	۵۸	اہل المغفرۃ 〃	آخر مدثر	۲۲۵ 〃
۱۴	العالمین 〃	انعام ع ۹	۷۹ 〃	۲۹	حدیدا 〃	اسراء ع ۵	۹۱ 〃	۴۴	خبیر 〃	فاطر ع ۲	۸۲ 〃	۵۹	تبید 〃	آخر انفطار	۱۹۷ 〃
۱۵	مہتدین 〃	انعام ع ۱۶	۶۹ 〃	۳۰	فرطا 〃	کہف ع ۴	۹۱ 〃	۴۵	وآخرون 〃	والصافات ع ۱	۱۴۲ 〃	۶۰	الناس 〃	آخر قرآن مجید	۲۸۸ 〃

واضح

واضح ہو کہ ہر چند سلف نے مدت ختم قرآن شریف میں اختلاف کیا ہے مگر حق یہ ہے کہ چالیس روز سے زیادہ اور تین دن سے کم میں ختم کرنا مکروہ ہے اور اکثر عادت صحابہ کی یہ تھی کہ ہر شب بقدر چار پارہ کے تہجد میں پڑھا کرتے تھے اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ شب آدینہ کو شروع کرتے تھے اور بروز پنجشنبہ ختم فرماتے تھے شاید کہ منازل فمی بشوق اسی جگہ سے اخذ کیا ہے اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم نے بیان میں تفسیر آیہ سبعا من المثانی والقرآن العظیم کی فرمایا کہ مراد سبع سے سبع قرآن شریف ہیں کہ جسکو ہفت منزل کہتے ہیں اور سات روز میں ختم کرتے ہیں اور منازل فمی بشوق کی تاثیرات عجیبہ بیان کی ہیں اور واسطے جمعیت دارین کے عمل کرنا منازل فمی بشوق پر بادب تمام حکم کبریت احمر کا رکھتا ہے بلکہ حبیب عبد اللہ ابن عمر پر بسبب شدت رغبت تلاوت کی بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ترتیب ختم قرآن کی ایک ہفتہ میں واسطے اونکے مقرر فرمائی اور اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اسی عمل شریف پر عمل کرکے نماز تہجد میں پڑھا کرتے تھے جدول منازل فمی بشوق

ق	و	ش	ب	ی	م	ف
ق سورہ قاف منزل ہفتم سورہ ق سے بروز پنجشنبہ آخر قرآن شریف تک	و سورہ والصافات منزل ششم سورہ والصافات سے روز چہارشنبہ آخر سورہ حجرات تک	ش سورہ شعرا منزل پنجم سورہ شعرا سے بروز سہ شنبہ آخر سورہ یس تک	ب سورہ بنی اسرائیل منزل چہارم سورہ بنی اسرائیل سے بروز دوشنبہ آخر سورہ فرقان تک	ی سورہ یونس منزل سوم سورہ یونس سے بروز یکشنبہ آخر سورہ نحل تک	م سورہ مائدہ منزل دوم سورہ مائدہ سے بروز شنبہ آخر سورہ برات تک	ف مراد سورہ فاتحہ منزل اول سورہ فاتحہ سے روز جمعہ آخر سورہ نساء تک

واضح ہو ہر ایک قرآن شریف میں دیکھا گیا ہے کہ نشان ربع حصہ قرآن مجید اور نصف اور ثلث قرآن مجید کا بلکہ ہر پارہ میں ربع و نصف و ثلث لکھا ہے لیکن معلوم نہیں ہوتا ہے کہ کس اعتبار پر لکھا ہے آیا باعتبار حروف یا کلمات یا آیات مع بسملہ یا بغیر بسملہ اسی واسطے میں باعتبار ہر ایک کے قرآن کو جدا جدا بغیر بسملہ کے جدول ذیل میں اوپر مذہب صاحب بحر العلوم کے لکھتا ہوں کہ ایک نظر میں ظاہر ہو جاوے اور جاننا چاہیے کہ عدد بسملہ ہر ایک میں ان اعتبارات مذکورہ سے زیادہ کیے جاوینگے اگر مع بسم اللہ منظور ہو

اعتبارات	ربع قرآن شریف بغیر بسملہ	نصف قرآن مجید بغیر بسملہ	سہ ربع فرقان حمید بغیر بسملہ	یک ثلث کتاب اللہ بغیر بسملہ	دو ثلث کتاب عظیم بغیر بسملہ
باعتبار شمار حروف	اور کاف لکم میں آخر میں سورہ انعام کے	اور صاد مع ہمزہ اولے نوین رکوع سورہ کہف میں	اور دونوں الف نون کہ اوسکی بدقیقتہم ہی آخر صافات میں	ہمزہ آمنوا معہ ہ گیارہوین رکوع سورہ توبہ میں	اور کاف لکتاب کہ بعد اوسکے الا التی ہی رکوع سورہ [illegible]
باعتبار شمار کلمات	اور آخر آیت المطلین کے دوسرے رکوع اعراف میں	اور آخر کلمہ تجتبیہ آخر دسوین رکوع سورہ کہف کے	اور کلمہ فالک بیکون کہ رکوع آخر والصافات میں	اور میم فی الرحم کے تیرھوین رکوع سورہ توبہ میں	اور کاف انا دینا علیک کے رکوع پانچوین سورہ عنکبوت میں
باعتبار شمار آیات کوفی	اور آیہ محیط اول آٹھوین رکوع سورہ ہود میں	اور آیہ فسیدین کے دسوین رکوع سورہ شعرا میں	اور آیہ ذروا کہ اول سورہ ذاریات میں	اور آیہ حدید کے پانچوین رکوع سورہ سرحی میں	اور آیہ فی ضلال کے تیسرے رکوع سورہ مومن میں

باعتبار شمار حروف و کلمات و آیات قرآن مجید و ربع و ثلث و نصف و منازل سبع

اختلاف الآیات [illegible]

کلا ان الآیات [illegible]

[illegible]

جدول بعض آیات

باعتبار شمار رکوعات	اوپر ہم الغٰلبون کے آخر السیویں رکوع اعراف میں	اوپر ظالمین کے آخر دوسرے رکوع سورۂ انبیاء کے	اوپر آخر رکوع چہارم سورۂ فصلت کے	اوپر آخر رکوع چہارم سورۂ ہود کے	آخر رکوع اول سورۂ سبا کے
باعتبار شمار سور	اوپر نصف سورۂ عنکبوت کے	اوپر آخر سورۂ حدید کے	اوپر نصف سورۂ طارق کے	آخر سورۂ ص پر	آخر سورۂ دہر پر

تنبیہ اب ہم یہاں پر ایک بات بہت ضروری لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بعض سورا اور آیات کے بعد پڑھنا چند کلمات کا بروایت صحیح ثابت ہے حافظوں کو لازم ہے کہ وقت تلاوت لحاظ رکھیں اور وہ یہ ہیں ❊

بعد ختم سورۂ والنجم	بعد ختم سورۂ بقر	بعد تمام سورۂ بنی اسرائیل	بعد تمام سورۂ قیٰمہ	بعد ختم سورۂ ملک	بعد تمام سورۂ مرسلات	بعد تمام سورۂ والتین	اوپر آیہ شہد الله انہ لا اله الا ہو کے دوسرے رکوع آل عمران میں	اوپر آیہ الله خیر اما یشرکون کے پانچویں رکوع سورۂ نمل میں	اوپر ہر آیہ فبای آلاء ربکما تکذبان کے سورۂ رحمٰن میں	اوپر آخر آیۃ ام نحن الخالقون ام نحن الزارعون ام نحن المنزلون ام نحن المنشئون کے ہر چہار جا واقعہ میں	اوپر آیہ سبح اسم ربک الاعلی کے سورۂ سبح اسم میں ❊	اوپر آیہ ونفس وما سوّٰیہا کے سورۂ والشمس میں
آمین کہنا سنت ہے رواہ ابو داؤد	آمین کہنا سنت ہے رواہ ابو عبید	الله اکبر چاہیے کہنا	بلی سبحان ربی الاعلی	الله یاتینا بہ و ہو رب العالمین	آمنا بالله رب العالمین	بلی وانا علی ذلک من الشاہدین	انا اشہد بہ کہنا چاہیے	بل الله خیر و ابقی و اجل و اکرم کہنا چاہیے	لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد کہنا چاہیے	بل انت یا رب کہنا چاہیے	سبحان ربی الاعلی کہنا چاہیے	اللہم آت نفسی تقوٰیہا و زکہا انت خیر من زکاہا انت ولیہا و مولٰہا کہنا چاہیے

اور آیہ انا سئلک اہ اوپر لفظ اذا دعان کے اہتمام دعا کا کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ اَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَتَکَفَّلْتَ بِالْاِجَابَۃِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَبِّیْ فَرْدٌ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ نَشْھَدُ اَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ وَلِقَاءَکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا اَنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۔ اور جب سورۂ انعام میں اوپر رسل الله الله اعلم کے پہونچے درمیان دونوں لفظ الله کے دعا مانگے کہ محل اجابت ہے اور جو اقوال کہ منقولہ کفار ہیں مثل قالت الیہود عزیر ابن الله اور مثل اسکے اسکو آہستہ پڑھے اور سنت ہے تکبیر کہنا آخر سورۂ والضحیٰ سے آخر قرآن مجید تک بعد وقفہ قلیل کے کذا فی الاتقان اور تکبیر یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور نزدیک بعضوں کے فقط الله اکبر ہے رواہ نووی فی الاذکار امام شافعی صاحب کے نزدیک نماز اور خارج نماز دونوں میں کہنا برابر ہے اور امام ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک نماز میں نہ کہے کذا فی المظہر شرح مشکوٰۃ ❊

قرای شموس			قرای بدور		
قاریان	راویان		قاریان	راویان	
نافع مدنی ا	قالون ب	ورش ج	ابوجعفر ل	عیسی	ابن جماز
ابن کثیر مکی د	بزی ه	قنبل ز	ابن محیصن و	بزی	ابن شنبوذ
ابوعمرو بصری ح	دوری ط	سوسی ی	یعقوب ح	رویس ط	ابوالحسن ی
ابن عامر شامی ک	ہشام ل	ابن ذکوان م	سلیمان بن مہران ک	مطوعی ل	شنبوذی م
عاصم کوفی ن	ابوبکر ص	حفص ع	خلف بزار ن	اسحق وراق ص	ادریس ع
حمزہ کوفی ف	خلف بزار ض	ابوعیسی خلاد ق	حسن بصری ف	دوری ض	عیسی الثقفی ق
کسائی کوفی س	ابوالحارث ش	دوری ت	یحیی یزیدی ر	ابوایوب ش	ابن فرح ت

واسطے امتیاز رموز شموس و بدور کے اختلاف رنگ سرخی و سیاہی وغیرہ کا کرتے ہیں مگر ہم نے بسبب چھاپے کے کہ جس میں اختلاف الوان متعذر ہے رموز شموس کو بخط نسخ اور رموز بدور کو بخط نستعلیق لکھا ہے اب ایک جدول ہم اور لکھتے ہیں اوس سے علامات ائمہ قرات اور بعض رواۃ کی عند الاجتماع معلوم ہونگی

علامات	مجتمعین
ث مثلثہ	کوفیین یعنی عاصم و حمزہ و کسائی
خ معجمہ	ہر قرای سبعہ سوای نافع
ذ معجمہ	کوفیین و ابن عامر
ظ معجمہ	کوفیین و ابن کثیر
غ معجمہ	کوفیین و ابوعمرو
ش معجمہ	حمزہ و کسائی
صحبہ	حمزہ و کسائی و ابوبکر
صحاب	حمزہ و کسائی و حفص
عم	نافع و ابن عامر
سما	نافع و ابن کثیر و ابوعمرو
حق	ابن کثیر و ابوعمرو
نفر	ابن کثیر و ابوعمرو و ابن عامر
حرمی	نافع و ابن کثیر
حصن	کوفیین و نافع

حضرت مجھے فرمائین اگر ہو لطفی آور
تب عرض کرون مین کہ مرے ہادی مولا
ہوجاے و مرے نام کی محشر مین منادی
تعریف رسول عربی ہمکو سنا دو
پھر آپکا پاہین مری گردن مین منت
تب مین کہون کیا مری پڑھنے کی شرف

کیون ایسے بسر ہو کیا دن ہین
یہ بندہ نوازی ہے یہ خلق محمدی ہے
یعنی کہ مداح رسول عربی ہے
ہم بھی تو سنین یہ کیا تمنی لکھی ہے
یون بولین کہ ہمکو قسم حسبنا ہی ہے
مشہور ہے ظاہر ہے یہ بات چھپی ہے
کہتا ہو یہ ہیرا کہ محشر مین یہ شور ہے

جنت کبھی حورین بھی ہین غلمان بھی پر
نے طالب جنت ہون نہ حورون سے مجھے کام
مشکر یہ مداح ہین پیارا
ہین اعین کہون تب کہ ہو یگانہ
یک شعر بھی سلام خدا کہین پڑھے
تم ہو مین جانا خلد فردوس
کیا اکمل حلی شان رسول عربی ہے

ہو بیا ہو تو ملو میان کی کمی ہے
ہان کچھ پیغمبرا ہے تو یہ تمام ہی ہے
اور مجھے ہین کہ شوق لی ہے
اسکا مجھکو کام ہے کہ یہ دوسری ہے
مشتاق ہین
صدقہ یہ ہین جلوہ کی ہے

جب یہ رسالہ تیار ہو چکا مصنف مین اپنے اوستاد یگانہ آفاق عالم علوم معقول و منقول حافظ قوانین فروع و اصول فخار علم و علما افتخار فضلا مقبول رب کونین سیدنا و مخدومنا مولانا مرشدنا جناب مولوی سید فضل الرحمن صاحب ابد الله علی رؤس المسترشدین الی یوم الدین کے لے گیا اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا کمال خوش ہو کر آفرین و مرحبا فرمایا اور یہ چند فقرات بطور سند کے تحریر فرمائے کہ یہ رسالہ معتبر و صحیح ہے دور ہو جائے پھر کوئی کسیطرح کا شک دلمین لائے بے کھٹکے عمل کرے لذت کونین اوٹھائے ١٢ بندہ ضعیف فضل الرحمن نے اسکو دیکھا مصنف کے حق مین جزاہ الله خیر کہا میرے نزدیک صحیح و مستند ہے باقی ماہرین اس فن کے جو پسند کرین سند ہے

تقریظ ریختہ کلک جواہر سلک حضرت استاذی استاذ الاعاظم بقراط زمان جالینوس دوران سرآمد علما تاج الادبا و الفضلا برگزیدۂ دارین جناب حکیم صفدر حسین صاحب سلمہ الله رب المشرقین

اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ بیت ای برتر از انکہ عقل داند سبحان من عرفناک + اوسی شجرہ مبارک سے کوکب دری رسالت نے جلوہ پایا اور اوسی نور کے شعاعون نے قندیل مصحف مجید مین ظہور فرمایا کہ جسکے وسیلے سے راہ گم کردگان ظلمت ضلالت جادہ مستوی ہدایت پر آتے ہین اور شعلہ افروز ہے اوسی ہدایت کی صراط مستقیم جنات نعیم کی پاتے ہین چنانچہ بیار مصنف اس رسالہ کا کہ جسنے حجاب خفا اوس منبع نور کا چشم نابینا یونسی اوٹھا دیا اور موتی قرآنی کہ پسکا جاننا لوازم مسلمانی سے ہے تاد و فقرون بتادیا ایکسو چودہ سورتون چھ ہزار و سو آیتون کو ہر دیکھا اس مختصر مین بنفید لطیف منضبط کیا اور سیاحہ سبع یا نافع و ابن کثیر و ابو عمرو ابن عامر عاصم و حمزہ و کسائی کو تالیف کر غلط فہمی عقلی کا لیا یعنی زبدۃ الاذکیا سلالۃ الاصفیا اعز الاحبا احسب الانساب قارن اللوذعی المعی مولوی محمد حسین عالی الہمم الملفی ابد الله بقاؤہ واصله الی غایۃ مایتمناہ خدا کرے کہ یہ رسالہ شرق سے غرب تک درس و تدریس مین آوے اور مصنف اسکا وسیلہ اس جمع بے جمعیت کے نجات دارین کا ہوے آمین یا رب العالمین

الحمد لله المنۃ کہ رسالہ منور القلوب ... مطبع ... جناب منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ ... ١٨ ... مین چھپا